ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.8 No.2

2024

حلال وحرام کے اصول وضوابط: نصوص شرعیہ کا اختصاصی مطالعہ

Principles and Regulations of Halal and Haram: A Focused Study on Islamic Legal Texts

Muhammad Haris Ali
M. Phil Scholar, Institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore.
Ahsan Manzoor
M. Phil Scholar, Institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract

This study explores the principles and regulations governing halal and haram, focusing on the specific challenges faced by consumers in modern-day Pakistan. With the rise in globalization, many halal products consumed in Pakistan are imported from non-Muslim countries. This creates uncertainty regarding the halal status of these products, especially since many of them include ingredients sourced from unknown or potentially non-halal origins. The study highlights the alarming trend of haram ingredients being mixed into products in such a way that the average consumer cannot detect them. The implications of consuming haram are severe in Islam; it is stated that a person's deeds are not accepted for forty days after consuming haram, and bodies nourished by haram wealth are destined for hellfire. This study also emphasizes the spiritual significance of consuming halal, as it purifies the heart, increases devotion, and instills a greater desire to obey Allah. Conversely, haram consumption hardens the heart, removes the fear of Allah, and leads to a loss of the ability to perform righteous deeds. The research narrows its focus to food, beverages, and consumable products, examining the critical role of halal and haram in maintaining spiritual purity and moral integrity in Islam. Through a detailed analysis of Islamic legal texts, this study seeks to provide clear guidelines for consumers on how to ensure that the products they use adhere to Islamic principles.

Keywords: *Halal, Haram, Islamic legal texts, Consumer products, Spiritual purity*

تعارف موضوع

اس وقت پاکستان میں ہم جو حلال چیزیں روزانہ کھاتے ہیں ان میں سے اکثر غیر مسلم ممالک سے منگوائی جاتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق ہم ہر سال ایک کھرب روپے سے زائد غیر ملکی اشیا کھاتے ہیں۔ان اشیاء میں صرف چاکلیٹ اور ٹافیاں ہی شامل نہیں،اس وقت ہمارے اسٹورز میں بکنے والی کریم، مکھن، دودھ اور دیگر سینکڑوں مصنوعات بیرون ملک سے درآمد کی جارہی ہیں۔ کوئی پتہ نہیں ان کے بنانے والے عیسائی، یہودی، دہریے یابت پرست ہیں۔کوئی نہیں جانتا کہ ان چیزوں میں ڈالے جانے والے اجزا حلال ہیں یا حرام ؟اس سے بھی حیرت کی بات یہ کہ کسی چیز میں ایک فیصد یااس سے کم ڈالی جانے والی چیز کاذکر تک نہیں کیا جاتا۔پھر حیف در حیف یہ کہ چیزوں میں استعمال ہونے والے تمام اجزابیرون ملک سے درآمد کیے جارہے ہیں۔ان میں سے کوئی بھی ہماری فیکٹریاں نہیں تیار کرتیں۔ان اجزا کی تعداد سینکڑوں نہیں ہزاروں میں ہے۔ کثرت کے ساتھ مصنوعات میں حرام اجزائے ترکیبی کی ملاوٹ ہونے لگئی ہے۔یہ ملاوٹ ایسے طریقے سے ہوتی ہے کہ تیار کردہ چیز میں حرام اجزا کا پتہ چلانا ایک عام صارف کے لئے ممکن نہیں ہوتا بندہ جب اپنے پیٹ میں حرام لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا تو جس شخص کا گوشت حرام مال سے بنا ہو اس کے لائق تو جہنم کی آگ ہی ہے۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں وہ جسم داخل نہیں ہوگا جس کی پرورش احکام

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

پر ہوئی ہو۔حلال کھانے پینے سے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالی کی اطاعت و بندگی کا شوق بڑھ جاتا ہے حرام کھانے سے انسان کا دل سخت اور تاریک ہو جاتا ہے اور اسکے دل سے خوف خدا نکل جاتا ہے جس کی وجہ سے ایسے انسان سے نیک اعمال کی قوت عمل سلب ہو جاتی ہے۔ہم حلال و حرام کے حوالے سے اپنی بحث کو صرف کھانے پینے،اور لگانے کی اشیاء تک محدود رکھیں گے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا جو چیز وہ لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام[1]

حلال و حرام کی تفہیم

حلال: حرام کی ضد، حل یحل سے نکلا ہے۔اس کے معنی جائز اور مباح ہونے،واجب ہونے عقد کھلنے یا کھولنے اترنے اور نازل ہونے یا پابندی سے نکلنے کے ہیں۔[2]مباح، غیر ممنوع، جس کے کرنے کی شارع نے اجازت دی ہو۔[3]وہ جس کی شارع نے قطعی طور پر ممانعت کی ہو اور جس کی خلاف ورزی کرنے والا آخرت میں سزا کا مستحق ہو اور بعض صورتوں میں دنیا میں بھی اس کے لیے سزا ہو۔

امام رازی کا بیان ہے حرام کے لئے چار اصطلاحیں ہیں:

حرام: محظور.معصیت.ذنب

حلال و حرام:قرآن و سنت کی روشنی میں

ارشاد باری ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ[4]

اسی طرح سورۃ المائدہ میں حرام چیزوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَاللَّهُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتا ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی علی ایم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

بے شک حلال واضح ہے اور بے شک حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں جن کو بہت سارے لوگ نہیں جانتے ہیں۔پس جو کوئی مشتبہات سے بچا تو اس شخص نے اپنے دین اور آبرو کی طرف سے صفائی پیش کر دی۔اور جو کوئی مشتبہات میں واقع ہوا وہ حرام میں واقع ہوا۔جیسا کہ چرواہا چراگاہ کے ارد گرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ اس چراگاہ میں بھی جانور چر جائے گا۔غور سے سنو!کہ ہر بادشاہ کے لیے ایک حمی (چراگاہ) ہوتی ہے۔

---

[1] صحیح البخاری 55:3

[2] ابراہیم مصطفی،احمد الزیات،حامد عبدالقادر،محمد النجار،المعجم الوسیط،باب الحاء،دار الدعوۃ الاسکندریۃ 193:1

[3] یوسف القرضاوی،اسلام میں حلال و حرام،شمس پیرزادہ،ادارہ اشاعت الاسلام،1981ء ص 28

[4] البقرہ 168

غور سے سنو! اللہ تعالی کی حمی اس کی طرف سے حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ اور جسم میں ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو پورا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جائے گا۔ خبر دار وہ (ٹکڑا) دل ہے۔[5]

نسائی شریف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: یعنی جو کوئی مشکوک چیزوں کے ساتھ اس صلاحیت رکھتا ہے قریب ہے کہ وہ حرام کی بھی جسارت کرے گا۔[6]

حلال اور حرام کے اصول وضوابط: قرآن وسنت کی روشنی میں

قرآن وسنت کی روشنی میں سات اصول وضوابط ہیں جن کی وجہ سے کوئی چیز حرام یا ناجائز ہوتی ہے۔

1۔ نص (TEXT OF QURAN AND SUNNAH) یعنی قرآن وسنت کی واضح دلیل جس میں نام لے کر چیز کو حرام قرار دیا ہو۔

2۔ خباثت (ABOMINABLENESS) یعنی کسی چیز کا خبیث ومستقذر ہونا، جس سے طبائع سلیمہ کو گھن آتی ہو۔ مثلا کیڑے مکوڑے وغیرہ۔

3۔ نقصان دہ ہونا (HARMFULNESS) مسئلہ جس میں تمام منتظر اور مہلک چیزیں ضرر کی وجہ سے حرام ہیں۔

4۔ اسکار (INTOXICATION) یعنی کسی چیز کا نشہ آور ہونا مثلا شراب یا تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں۔

5 نجاست (IMPURITY) کسی چیز کا ناپاک ہونا، مثلا پیشاب، پاخانہ وغیرہ، تمام ناپاک چیزیں اس وجہ سے حرام ہیں۔

6۔ احترام انسانیت (HUMAN DIGNITY) یعنی کرامت انسانی انسانی جسم کے کسی بھی جس کا استعمال انسانی احترام کی وجہ سے حرام ہے

7 سبعیت درندگی (PREDATORS) یعنی کسی جانور یا پرندے کا درندہ ہونا۔ گوشت خور حیوانات جو فطری طور پر دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھاتے ہیں اس بنا پر بھی تمام درندے حرام ہیں۔[7]

دور حاضر میں حلال وحرام کی ضرورت واہمیت

یہ بات کسی ذی شعور انسان سے مخفی نہیں کی سائنسی ترقی کے اس دور جدید میں جہاں بہت سی دیگر ایجادات ہوئی ہیں۔ وہاں یہ بھی سائنس ہی کی ترقی کا ایک کرشمہ ہے کہ کھانے پینے پہننے اور لگانے کی بے شمار اشیا مصنوعی طریقے پر تیار کی گئی ہیں اس انقلاب کے نتیجے میں جہاں انسانی ضرورت کی اشیاء میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں ان مصنوعات کے معیار رنگوں ذائقوں اور کوالٹی میں ایسا تنوع آگیا ہے کہ انسانی ضرورت سے آگے بڑھ کر انسانی ذوق کی تسکین کا بھی کافی حد تک سامان فراہم ہو گیا ہے لیکن صورتحال کا یہ نقصان دہ پہلو بھی سامنے آیا ہے کہ کثرت کے ساتھ مصنوعات میں حرام اجزائے

---

[5] صحیح بخاری 53:3

[6] سنن نسائی 391:3

[7] عارف علی شاہ، سید، مفتی، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، ادارہ النور، 2015ء ص 20

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

ترکیبی کی ملاوٹ ہونے لگی ہے یہ ملاوٹ ایسے طریقے سے ہوتی ہے کہ تیار کردہ چیز میں حرام اجزاء کا پتہ چلانا ایک عام صارف کے لیے ممکن نہیں ہوتا یہ صورتحال ظاہر ہے کہ ہم مسلمانوں کے لئے حد درجہ پریشانی اور فکر مندی کا باعث ہونی چاہیے کیونکہ اسلام ہمیں حلال اختیار کرنے اور حرام سے بچنے کا سختی سے حکم کرتا ہے۔ حلال کھانے پینے سے انسان مستجاب الدعوات بنتا ہے جبکہ حرام سے دعائیں اور عبادات رو ہونے کے علاوہ انسان جنت میں داخلے کا مستحق بھی نہیں رہتا۔ جہاں تک حلال و حرام کے دنیاوی اثرات کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی آج سائنس کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ انسان جو غذائیں استعمال کرتا ہے ان کا اس کے جسم کے علاوہ اس کی عادات واطوار پر بھی اثر پڑتا ہے چنانچہ جیسی غذا سے جسم کی نشو و نما ہوتی ہے جسم کے اندر اس طرح کی خصوصیات وصفات پیدا ہوتی ہیں اس لئے اگر انسان کی غذا پاک اور حلال ہو تو اس میں اچھی صفات پیدا ہوتی ہیں جبکہ حرام خوری کا سب سے پہلا اور برا اثر انسان کے دل پر ہوتا ہے۔ ہر طرح کی تمیز کئے بغیر مارکیٹ میں چیزیں فروخت کی جارہی ہیں جیسے کاسمیٹکس، ادویات، کھانے پینے کی چیزوں میں الکوحل کا بے حاشا استعمال ہو رہا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: جو شخص حرام کھاتا ہے اس کی چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی۔ یہ جو ہم کھاتے پیتے پہنتے، اوڑھتے ہیں یہ سب سے زیادہ حساس معاملہ ہے اعتماد کی فضاء مارکیٹ سے ختم ہوتی جارہی ہے ایک مسلمان سے یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ لوگوں کو کتے، گدھے کھلائے جائیں گے۔ ایک مسلمان ملک میں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ مسلمان ممالک میں جو چیز امپورٹ ہو کر آرہی ہے ان میں حرام کی آمیزش ہو گی۔ تو جب اعتماد کی فضاء ختم ہونے لگی تو مسلمان ملک کے اندر ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیا جس کی وجہ سے اس چیز پر زور دیا جانے لگا کہ اب ایسی لیبارٹریز یا ادارے بن جائیں جن کی بنیاد پر یہ دیکھا جائے کہ یہ جو چیز بن رہی ہے آیا کہ یہ حلال ہے یا حرام شریعت ہمیں یہ نہیں کہتی کہ جو چیز ہم
استعمال کریں صرف حلال ہو بلکہ یہ بھی کہتی ہے کہ یہ چیز درست ہو یعنی صحت کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ پنجاب سندھ خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں پاکستان فوڈ ایسوسی ایشنز بن گئی ہیں۔ یہ وہ ادارے ہیں جو چیک کرتے ہیں کہ چیزیں نقصان دہ تو نہیں ہیں۔؟ [8]

ان اداروں کے نام درج ذیل ہیں۔

1. پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA)
2. 2 پاکستان نیشنل ایکریڈیٹیشن کونسل (PNAC)
3. دونوں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کے ذیلی ادارے ہیں۔ ایک کی حیثیت مقننہ کی جب کہ دوسری پر منتظمہ کی چھاپ غالب ہے۔ اول الذکر کمپنیوں اور لیبارٹریوں کے لیے معیارات وضع کرتا ہے جب کہ مؤخر الذکر ان پر عمل درآمد کراتا ہے۔ [9]

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں شرح خواندگی بہت کم ہے یعنی 44% لوگ ان پڑھ ہے تو جو ادارے پاکستان میں حلال و حرام کو دیکھنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے لئے کوئی مہریاں نشان رکھی جس سے ان کو آسانی سے یہ پتہ چل سکے کہ یہ جو چیز ہم خرید رہے ہیں یہ حلال

[8] عارف علی شاہ، سید، مفتی، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، ادارہ النور، 2015ء ص 22

[9] مفتی شعیب عالم، حلال و حرام (چند اہم مباحث)، مکتبۃ السنان کراچی، 2018 ص 10

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

ہے۔ جبکہ ان کے برعکس پڑھے لکھے لوگوں کو دیکھا جائے تو وہ بھی چیزوں کو خریدتے وقت اس کے اجزائے ترکیبی کو نہیں پڑھتے اور بے دھیانی میں چیزوں کو استعمال کر لیتے ہیں لہذا ایسے اداروں کو چاہئے کہ وہ تمام لوگوں کے لیے سہولیات پیدا کریں۔ مثلاً ایک قدرتی رنگ جو ایک کیڑے کے جسم اور انڈے سے حاصل کیا جاتا ہے یہ عام طور پر کو کینٹل کے طور پر جانا جاتا ہے اور مشروبات، ناشتوں کے اناج، جام، جیلیوں اور مربوں کا سمیٹکس اور دوا سازی میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ یہ حرام ہے۔

یہ افراد میں الرجی کے رد عمل کو متحرک کر سکتی ہے۔ اگرچہ کوکینٹل کی کہیں بھی پابندی نہیں ہے اس کی کھپت بعض مذاہب کے ذریعے ممنوع ہے یورپی فوڈ سیفٹی اتھارٹی 2015 کے اختتام تک E 120 کی حفاظت کی جانچ پڑتال کی وجہ سے ہے اقوام متحدہ کے فوڈ اینڈ زراعت اور گنائزیشن اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے فوڈ ایڈیٹوز کے مشترکہ ماہر کمیٹی کی طرف سے محفوظ رکھنے کی سطح پر پہلے ہی سفارش کی گئی ہے. پیرو یہ کھانے کے رنگ کا سب سے بڑا برآمد کنندہ ہے لیکن اسپین افریقہ اور آسٹریلیا میں بھی تیار کیا جاتا ہے۔

جانوروں سے بنائے جانے والے مشہور اجزائے ترکیبی

* . خنزیر کے بال
* . کارمائن
* . لارڈ
* . پلے سنٹا
* جیلاٹن
* رینٹ
* . بین
* ایڈرینالائن
* . ایراکڑانک ایسڈ
* دودھ میں آمیزش
* قدرتی دودھ میں درج ذیل چیزوں کی آمیزش کی جارہی ہے۔
* سلی سائلک ایسڈ
* . فارمل ڈیہائیڈ
* . کاسٹک سوڈا
* . کوکنگ آئل
* . گندا پانی
* یوریا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

* CMC
* امونیم سلفیٹ
* بناسپتی گھی
* بورک ایسڈ
* بوریکس
* پاؤڈر
* پھٹکری

مویشیوں سے زیادہ سے زیادہ دودھ کے حصول کے لئے انہیں مصنوعی ہارمونز سے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ یہ انجکشن مویشی کی صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان انسانوں کے لئے بھی شدید نقصان دہ ہیں جو انسان ایسے جانوروں کا دودھ اور گوشت استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مصنوعی دودھ بھی تیار کیا جارہا ہے جس کو دودھ کہنا ہی درست نہیں ہے۔

نقصانات

نامردی

گنجاپن

وقت سے پہلے بالغ ہونا

.بچوں میں آنکھوں کی بیماریاں

مختلف قسم کے کینسر اور ہیپاٹائٹس

.جسم میں مختلف قسم کے زہریلے مادوں کا پیدا ہونا

.جسم میں موجود مہلک جراثیم کی دواؤں کے خلاف قوت مدافعت بڑھ جانا اور دواؤں کے اثر میں کمی[10]

مصنوعات میں شامل مشکوک اجزاء کی فہرست

یہاں مشکوک اجزاء کی ایک ترتیب وار فہرست دی جارہی ہے جو مصنوعات پر لکھے جاتے ہیں، ان کے اردو تلفظ، ممکنہ مشکوک ذرائع، اور وجہ شک کے ساتھ:

وجہ شک	ممکنہ مشکوک ذرائع	اردو تلفظ	انگریزی نام
مردار، نجس	خنزیر، گائے، بھیڑ	ایڈرینالین	**Adrenaline**

[10] خالد سیف اللہ رحمانی، اسلام میں حلال وحرام، زم زم پبلشر، 2004ء ص22

انگریزی نام	اردو تلفظ	ممکنہ مشکوک ذرائع	وجہ شک
Albumen	البیومن	انڈے،دودھ،جانوروں کے پٹھے	مردار، نجس
Allantoin	الینٹون	جانوروں کاپیشاب	نجس
Amino Acids	امینوایسڈ	جانور	مردار
Arachidonic Acid	ایراکڈانک ایسڈ	جانور کا جگر	مردار
Blood	بلن	خون	مردار
Bone Char	بون چار	جانور کی ہڈی	مردار
Bone Meal	بون میل	جانور کی بڑی ہڈی	مردار
Carbamide/Urea	کاربامائیڈیوریا	جانور کاپیشاب	نجس
Carmine	کارمائن/کارمن	کوچنیل(قرمز)نامی کیڑا	حرام جانور
Catgut	کیٹ گٹ	بھیڑ،گھوڑے وغیرہ کی آنتیں	مردار
Civet	موت	Civet catنامی بلی نماجانور	حرام جانور
Collagen	کولاجن/کالجن	جانور	مردار، نجس
Creatine	کریٹنین	گوشت	مردار، نجس
Cystine	سٹین	پیشاب،گھوڑے کے بال	نجس
Duodenum	ڈیوڈیم/ڈوواڈنیم	گائے اور خنزیر کی آنتیں	مردار، نجس
Elastin	الاسٹین	گائے کی گردن کے پٹھے اور شہ رگ	مردار
Emu Oil	ایمیوآئل	شتر مرغ سے مشابہ پرندہ	مردار
Estrogen	ایسٹروجن	گائے کی بچہ دانی،حاملہ گھوڑی کاپیشاب	مردار، نجس
Fatty Acid	فیٹی ایسڈ	جانور کی چربی	مردار، نجس
Feathers	فیدرز	پرندے کے پر	مردار،استخباث
Gelatin	جلیٹن/جیلاٹن	خنزیر/گائے	مردار، نجس
Glycerides	گلرائیڈ	جانور کی چربی	مردار، نجس
Glycerin	گلیسرین	جانور کی چربی	مردار، نجس
Hyaluronic Acid	ہایئااورانک ایسڈ	نال/حبل سری (umbilical) جوڑوں کے ارد گرد کی رطوبتیں	مردار، نجس

انگریزی نام	اردو تلفظ	ممکنہ مشکوک ذرائع	وجہ شک
Hydrolyzed Animal Protein	ہائیڈرولائزڈاینیمل پروٹین	جانوروں کا پروٹین	مردار، نجس
Insulin	انسولین	خنزیر کا لبلبہ (pancreas)	حرام جانور
Keratin	کیراٹن	سینگ، کھر، پرندوں کے پر	مردار، نجس
Lard	لارڈ	خنزیر کا پیٹ	حرام جانور
L-Cysteine	ایل سٹین	جانور، انسان کے بال	استخباث، کرامت
Lecithin	لیسی تھین	عصبی ریشے، خون، دودھ	حرام جانور
Lipase	لائی پیز	بچھڑے کا معدہ اور زبان	مردار
Lipids	لپڈز	جانور	مردار، نجس
Mink oil	منگ آئل	نیولے سے مشابہ آبی جانور (mink)	خبیث
Musk	مشک	ہرن، اور بلاؤ (beaver)، چوہے سے مشابہ آبی جانور (muskrat)، Civet cat بلی نما جانور	مردار
Oleic Acid	اولیک ایسڈ	خنزیر کا معدہ	خبیث
Pig hair	پین یک ہیئر	خنزیر کے بال	خبیث
Placenta	پلاسینٹا	بچہ دانی (uterus)	حرام جانور
Polypeptide	پولی پیپٹائیڈ	جانوروں کی پروٹین	حرام جانور
Polysorbate	پولی سربیٹ	جانور کے فیٹی ایسڈ	استخباث، مردار
Rennet	رینٹ	بچھڑا، میمنا، اونٹ	مردار، نجس
Retinol	ریٹینول	جانور	مردار، نجس
Stearic Acid	سٹیرک ایسڈ	گائے، خنزیر، بھیڑ، کتے یا بلی کی چربی	مردار، نجس
Tallow	ٹیلو	چربی	مردار، نجس
Vitamin D3	وٹامن ڈی تھری	جانور	مردار، نجس

حلال سرٹیفکیشن کی ضرورت واہمیت

بین الاقوامی صورتحال:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

اس وقت ملکی اور بین الاقوامی صورتحال یہ ہے کہ حلال ایک مقبول و مرغوب ٹریڈ مارک، معیار اور کوالٹی کی علامت اور صحت وصفائی کی ضمانت بن چکا ہے۔ ریاستیں اس میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں اور مالی و معاشی مفادات کے پیش نظر غیر مسلم سلطنتیں بھی اس میدان میں کود پڑی ہیں۔ ان کا مقصد صرف اس دوڑ میں حصہ نہیں بلکہ اس پورے اسکیم کو اپنے کنڑول میں لینا ہے حالانکہ حلال مسلمانوں کا لوگو ہے، مسلمان ہی اس کے علم بردار اور داعی ہیں اور دنیا کو اس پروگرام سے روشناس کرانے والے ہیں۔ اگرچہ اقتصادی اور معاشی استحکام بھی ریاست کی ذمہ داری ہے مگر معاملہ صرف مالیات اور اقتصادیات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ پہلو بھی رکھتا ہے کہ غیر مسلموں کی یا ان کے تابع اداروں کی اس اسکیم میں شمولیت کیا شرعی حیثیت رکھتی ہے؟ ہماری گورنمنٹ کی نظروں سے یہ نکتہ یا تو اوجھل رہا یا اسے بروقت درست شرعی رہنمائی میسر نہیں ہوئی یا اس کی نگاہ معاملے کی صرف معاشی پہلو تک محدود رہی اور اس نے غیر مسلم ممالک کے ذیلی اداروں کو بھی پاکستان میں حلال سرٹیفکیشن کیا جازت دے دی۔ جو اس عنوان کی اہمیت کو اور واضح کرتا ہے کہ اس پر تحقیق اور عمل کی کس قدر ضرورت ہے۔

دینی علوم سے ناواقفیت

عصر حاضر میں دوسرے فتنوں سمیت ایک بہت بڑا خطرناک فتنہ یہ بھی ابھرا ہے کہ دینی علوم سے ناواقف اور نابلد لوگ اہم ترین اور حساس ترین دینی موضوعات پر باقاعدہ مباحثہ (Debets) کرتے ہیں، جس کا ہم آئے روز الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بعض اوقات لا عملی کی وجہ سے ایسی گفتگو بھی کر جاتے ہیں، جس سے نعوذ باللہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حلال و حرام جیسے نازک اور اہم ترین دینی فریضہ سے متعلق حلال سرٹیفیکیشن کا کام بھی ایک نازک اور حساس ترین کام ہے، جس میں حلال کی تصدیق کرنے والا ادارہ اس بات کی ذمہ داری اٹھاتا ہے کہ یہ چیز یقینی طور پر حلال یا حرام ہے حالانکہ بعض اوقات اپنی طرف سے مقرر کردہ معیار پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مختلف قسم کی حلال مصنوعات کو غیر حلال بھی قرار دیا جا رہا ہوتا ہے حالانکہ اہل علم حضرات اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ سلف صالحین حلال و حرام کے مسئلے میں کتنی احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ کے بارے میں علامہ ابن العربی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ جب ان سے قرآن و سنت میں مذکور صریح حرام (Clear Haraam) چیزوں کے علاوہ کس کسی مجتھد فیہ (Debatable) حرام چیز کی حلت و حرمت کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا تو وہ بجائے حلال یا حرام کے الفاظ کے پسندیدہ یا ناپسندیدہ کے الفاظ استعمال کرتے تھے، کیونکہ ان کے سامنے آیات و احادیث تھیں جن میں حلال و حرام کے مسائل میں بے احتیاطی پر انتہائی سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

گلوبلائزیشن

ایک طرف اگر حلال و حرام کا یہ نازک مسئلہ ہے تو دوسری طرف اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ معاشی میدان سمیت زندگی کے ہر شعبے میں گلوبلائزیشن کے اس دور میں مکمل انقلاب برپا ہوا ہے۔ لوگوں کے معاملات کی رفتار انتہائی تیز ہو چکی ہے جبکہ اس کے مقابلے میں ہمارے روایتی ذرائع کی رفتار بہت سست ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض حکومتی اور کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے بھی غذائی مصنوعات تیار کرنے والی کمپنیوں نے دارالافتاؤں میں مطلوبہ سائنسی وفنی معلومات کی کمی کی وجہ سے حلال سرٹیفیکیشن کے اداروں کی طرف رجوع کرنا شروع کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ! شرعی امور کے ماہر، حضرات علما کرام اس میدان میں کسی سے پیچھے نہیں رہے اور وقت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے انہوں نے تمام تر جدید لوازمات کے ساتھ حلال سرٹیفیکیشن کا کام اپنے ہاتھوں میں لیا۔ جس کی واضح مثال جنوبی افریقہ کا ادارہ SANHA اور سری لنکا کا ادارہ ACJU ہے۔ یہ دو

حرف وسخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

ادارے مکمل طور پر دینی مدارس، بلکہ پاکستان کے دینی مدارس کے فضلا کے ہاتھوں میں ہیں اور اپنے اپنے ملکوں میں ان اداروں نے اپنی بساط سے بڑھ کر کام کیا ہے جنکی صلاحیتوں کا اعتراف دوسرے ممالک میں بھی حکومتی سطحوں پر ہوا ہے۔

فوڈ سیفٹی(Food Safety) سرٹیفکیشن اور حلال سرٹیفکیشن میں مماثلت

اس وقت دنیا بھر میں حلال سرٹیفکیشن کا کام کرنے والے ادارے 300 سے زائد ہیں، جن میں سے صرف 33 فیصد ادارے قانونی طور پر منظور شدہ ہیں۔ حلال سرٹیفکیشن کا کام اس وقت پوری دنیا میں پھیل چکا ہے، چنانچہ اس وقت دنیا بھر میں سینکڑوں ادارے اس میدان میں کام کر رہے ہیں۔ بالخصوص ملائشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ساؤتھ افریقا اور خلیج عرب کے ممالک میں جس وسیع پیمانے پر اس میدان میں کام ہو رہا ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت مختلف ممالک میں حلال کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے سلسلے میں بھی کئی ادارے وجود میں آ چکے ہیں۔ حلال سرٹیفکیشن کے ان اداروں میں قانونی طور پر رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ دونوں طرح کے ادارے شامل ہیں، جن میں سے کچھ ادارے تو وہ ہیں جو واقعی مارکیٹ میں حلال کو رائج کرنے، حرام سے مسلمان معاشروں کی حفاظت کرنے کے خواہش منداور نظریاتی طور پر اس شعبے سے منسلک ہیں، جبکہ کچھ لوگ اور ادارے ایسے بھی ہیں جو حلال کو ایک منافع بخش کاروبار سمجھ کر اس میدان میں سرگرم عمل ہیں۔اس امر کی سب سے بڑی دلیل یہ کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم اداروں نے بھی اپنی فوڈ سیفٹی(Food Safety) کی سرٹیفکیشن کے ساتھ حلال سرٹیفکیشن کو نتھی کر لیا ہے، حالانکہ حلال وحرام ان کے لیے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ فقہی لحاظ سے بھی حلال وحرام کے مسئلے کا تعلق "دیانات" سے ہے۔ جس میں غیر مسلم یا فاسق مسلمان کی خبر کا اعتبار نہیں ہوتا۔ مگر اس کے باوجود غذائی اشیا تیار کرنے والے مسلمانوں کے کئی ادارے ایسے ہیں جو محض حلال کا لوگو" حاصل کرنے کے لیے ایسے اداروں سے بھی سرٹیفیکیشن کروارہے ہیں۔[11]

حلال سرٹیفکیشن اداروں کا تعارفی جائزہ

سرٹیفکیشن کے اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کرنے والے ملائشیا کے ادارے IHI Alliance (International Halal (Integrity Alliance کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں حلال سرٹیفکیشن کا کام کرنے والے ادارے 300 سے زائد ہیں۔ جن میں سے صرف 33 فیصد ادارے قانونی طور پر منظور شدہ ہیں۔ بالعموم حلال کے حوالے سے کام کرنے والے ان اداروں کی تعداد ان ممالک میں زیادہ ہے جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، چنانچہ اس وقت صرف امریکا میں موجود حلال سرٹیفیکیشن کے اداروں کی تعداد 14 ہے۔ علاوہ ازیں برطانیہ اور آسٹریلیا میں 7، 7 کینیڈا میں 4، ساؤتھ افریقا میں 6، ویتنام میں 3 نیدرلینڈ، جرمنی اور برازیل میں 2، 2 ادارے حلال فوڈ کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔ مختلف براعظموں کے اعتبار سے حلال سرٹیفیکیشن کے یہ ادارے درج ذیل تناسب کے ساتھ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔[12]

حلال تصدیقاتی اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے والے ادارے:

---

[11] مفتی عارف علی شاہ، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، سنہا حلال ایسوسی ایٹ پاکستان، 2017ء ص 126

[12] ڈاکٹر زیڈ ای آر آزاد، حلال سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کی جائے؟، ایفا پبلیکیشنز ص 494

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

اس وقت ایسے کئی فورم وجود میں آچکے ہیں جو حلال تصدیقاتی اداروں کو ایک دھارے میں لانے کے علمبردار ہیں۔البتہ ایسے اداروں میں شعبہ(Gulf خلیج تعاون کونسل،"(JAKIM: Department of Islamic Developm ent Malaysia(برائے اسلامی ترقی ملائشیا IHI Alliance Cooperation Council) اور مجلس علماانڈونیشیا(MUI) وغیرہ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ان سب اداروں نے اپنے اپنے طور پر حلال سرٹیفکیشن کے معیارات بنائے ہوئے ہیں، جن کے مطابق یہ دنیا کے طول و عرض میں پھیلے حلال سرٹیفیکیشن کے اداروں کو تسلیم کرتے ہیں۔اس وقت دنیا میں ملائشیا کے مذکورہ ادارے کی طرف سے تسلیم شدہ اداروں کی تعداد 50، مجلس علماانڈونیشیا کی جانب سے تسلیم شدہ اداروں کی

تعداد 33 اور خلیج تعاون کونسل کے تسلیم شدہ اداروں کی تعداد 52 ہے۔

پھر ان اداروں میں سے کچھ ادارے تو ان 3 فوروموں میں سے ایک یا دو سے تسلیم شدہ ہیں، جبکہ کچھ ادارے ایسے بھی ہیں جو ان تینوں کی طرف سے تسلیم شدہ ہیں، چنانچہ 25 حلال سرٹیفکیشن کے ادارے ایسے ہیں جو ملائشیا اور انڈونیشیا دونوں کی جانب سے تسلیم شدہ ہیں، 23 ادارے ایسے ہیں جو ملائشیا اور خلیج تعاون کونسل دونوں سے تسلیم شدہ ہیں، 16 ادارے ایسے ہیں جو انڈونیشیا اور خلیج تعاون کونسل سے تسلیم شدہ ہیں، جبکہ 14 ادارے ایسے ہیں جو ملائشیا، انڈونیشیا اور خلیج تعاون کونسل تینوں سے تسلیم شدہ ہیں، چونکہ یہ ادارے ان تینوں فوروموں کی طرف سے تسلیم شدہ ہیں، اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ دنیا بھر میں حلال سرٹیفکیشن کا کام کرنے والے اداروں

میں یہ 14 ادارے ایسے ہیں جو سب سے زیادہ معروف ہیں۔اس لیے ذیل میں ہم انہی

اداروں کے ذکر کرتے ہیں:

* ملائشیا، انڈونیشیا اور خلیج تعاون کونسل سے تسلیم شدہ حلال سرٹیفکیشن کے ادارے
* .آسٹریلین حلال فوڈ سروسز(AHFC)
* .اسلامک کوآرڈینیٹنگ کونسل آف وکٹوریا(ICCV)
* .دی آسٹریلین فیڈریشن آف اسلامک کونسل(AFIC)
* .ایڈیلیڈ موسک اسلامک سوسائٹی آف ساؤتھ آسٹریلیا
* .Islamic Association of Katanning Inc
* .Australia Inc The Perth Mosque of Western
* Control Office of Halal Slaughtering & Halal Quality Control
* فیڈریشن آف اسلامک ایسوسی ایشن آف نیوزی لینڈ(FIANZ)
* اسلامک دعوہ کونسل آف دافلپائنز(IDCP)
* (Islamic Religious Council of Singapore (MUIS
* اسلامک ریلیجیس کونسل آف سنگاپور(ایم یو آئی ایس)

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

* .ساؤتھ افریقن نیشنل حلال اتھارٹی(SANHA)
* .داسینٹرل اسلامک کمیٹی آف تھائی لینڈ(CICOT)
* اسلامک فوڈاینڈنیوٹریشنل کونسل آف امریکا(IFANCA)
* .اسلامک سروسزآف امریکا(ISA)[13]

ای کوڈز

t these numbers are additives. The 'E' stands for European and means tha-E additives have been tested for safety and been assessed for use in the European number is assigned its own unique number making it easier -Union (EU). Each E [14]for manufacturers to list which are included in foods

E (وہ شماریاتی عنوان یار مز ہیں جو بین الاقوامی شماریاتی نظام)INS: International Numbering System(کے Numbers(ای نمبرز تحت ایسے کیمیائی اجزاء کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو عموماً اضافی غذائی اجزا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں مگر ان کے دیگر استعمال بھی ہیں۔یورپی اتحاد

کے ممالک میں ان ای نمبروں کا استعمال قانونی طور پر ضروری ہے مگر یہ باقی دنیا میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عموماًان سے پہلے انگریزی حرف ای(E)اور اس کے بعد کوئی نمبر استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاًE-422،471-Eوغیرہ۔یہ اجزاء حلال بھی ہو سکتے ہیں اور حرام بھی۔

تاریخی پس منظر:

یورپ میں جب صارفین کے حقوق کے حوالے سے جب قوانین بنائے گئے تو ایک قانون یہ بھی بنا کہ کسی بھی مصنوع کی تیاری کے دوران جو بھی اجزاء استعمال کیے جائیں انہیں اس مصنوع کی پیکنگ پر لازمی لکھا جائے۔تاکہ صارف اس کے بار لکھا جائے۔تاکہ صارف اس کے بارے میں مکمل جان سکے اور ان معلومات پر اعتماد کرتے ہوئے اس مصنوع کو استعمال کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنے میں مکمل آزاد ہو۔جب مصنوعات کی افزائش وفراوانی ہوئی اور درآمدات وبرآمدات میں اضافے کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت کو فروغ ملا تو پھر یہ مشکل پیش آئی کہ مختلف ممالک اور خطوں میں اجزاء کے مختلف نام اور ان کے حصول کے متفرق ذرائع کو کس طرح سمجھا جائے تو اس مشکل کا حل یہ نکالا گیا کہ ہر جز کو، چاہے اس کے حصول کا کوئی بھی ذریعہ ہو، ایک خاص نمبر دے دیا جائے جس سے اس کی پہچان آسان ہو سکے۔ لہذا اس طرح یوروپین نمبرز(ersEuropean Numb)یاای نمبرز(E-Numbers)کا وجود قائم ہوا۔

ان ای۔نمبرز میں اجزاء کو ان کے حصول کے ذرائع کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی خصوصیات بشمول رنگ، ذائقہ، خوشبو، محفوظ یا دیر پا رکھنے کی صلاحیت، جراثیم کش، اینٹی بائیوٹکس وغیرہ جیسی خصوصیات کے مطابق سینکڑوں کے سلسلہ کی صورت میں تقسیم کیا گیا۔ جیسے رنگنے یا رنگ کی

---

[13] ڈاکٹر زیڈ ای آر آزاد، حلال سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کی جائے؟،ایفا پبلیکیشنز ص496

[14] https://www.vegsoc.org/Enumberss

صلاحیت رکھنے والے اجزاء کے لیے ایک سوتاایک سوننانوے نمبرز کا سلسلہ (100-199) مختص کیا گیا اسی طرح دیگر اجزاء کے حصول کے ذرائع کے مطابق ای نمبرز ترتیب دیے گئے جن میں آخری سلسلہ غالباً (1501-1599) ہے۔ چنانچہ مختلف ذرائع سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ابھی تک تقریبا چار سو بہتر یا اس سے کچھ زائد (472) اجزاء کو ان کی خصوصیات کے لحاظ سے مختلف نمبرز دیے جا چکے ہیں۔ اکثر یعنی چار سو 400 سے زائد ای نمبرز کے تحت اجزاء کے ذرائع نباتات وجمادات یا معدنیات اور مصنوعی یا سینتھیٹک ہیں۔ ان مذکورہ بالا نمبرز کے تحت آنے والے اجزاء کے حصول کے ذرائع میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ یہ اجزاء انسانی صحت کے لیے مضر یا نقصان دہ نہ ہوں۔16

ای نمبرز کی گروپ بندی:

ماہرین فن کی جانب سے "E نمبرز (E-numbers) "کی نو حصوں میں گروپ بندی کی گئی ہے، جو مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے اجزاء کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ گروپنگ درج ذیل ہے:

1. **رنگ کے لیے استعمال ہونے والے اجزاء:**
   - **E100-E199** – رنگ (Colours)
2. **محفوظ رکھنے کی خاطر استعمال ہونے والے اجزاء:**
   - **E200-E299** – محفوظ کنندہ اجزاء (Preservatives)
3. **عملِ تاکسید کو روکنے والے اجزاء اور ضابط تیزابیت کے اجزاء:**
   - **E300-E399** – اینٹی آکسیڈنٹس (Antioxidants)، تیزابیت کے ضابطے (Acidity Regulators)
4. **گاڑھا کرنے کے لیے استعمال ہونے والے، استحکام ساز اور شیر وساز اجزاء:**
   - **E400-E499** – گاڑھا کرنے والے اجزاء اور استحکام ساز (Thickeners and Stabilizers)
5. **ضابط تیزابیت کے اجزاء اور مخالف بانڈ کے اجزاء:**
   - **E500-E599** – تیزابیت کے ضابطے اور اینٹی کیکنگ اجزاء (Acidity Regulators and Anti-Caking Agents)
6. **ذائقہ بڑھانے کے لیے استعمال ہونے والے اجزاء:**
   - **E600-E699** – ذائقہ بڑھانے والے اجزاء (Flavor Enhancers)
7. **اینٹی بایوٹکس: (Antibiotics)**
   - **E700-E799** – اینٹی بایوٹکس (Antibiotics)
8. **دیگر اجزاء:**
   - **E900-E999** – متفرق اجزاء (Miscellaneous)
9. **اضافی کیمیائی اجزاء:**

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

○ – E1000-E1999اضافی کیمیائی اجزاء(Additional Chemicals)

یہ تقسیم بندی صارفین کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ مختلف E نمبرز مختلف مقاصد کے لیے مصنوعات میں شامل کیے جاتے ہیں۔

مشہورای کوڈز:

ای نمبرز میں غالباً صرف تریسٹھ (63) ای نمبرز مشہور ہیں یعنی ایسے ہیں جن کے حصول کے ذرائع جانور بھی ہیں۔ان میں سے بعض کے سورسز جانور اور نباتات دونوں ہیں۔جبکہ ان میں سے بعض کے سورسز جانور کے ساتھ ساتھ دیگر دو یا دو سے زائد ذرائع یا سورسز بھی ہیں۔جبکہ ایک ای۔نمبر-E 120 کا سورس یا ذریعہ صرف ایک جانور یعنی کوچنیل کیڑا ہے۔اب جن اجزاء کے حصول کے ذرائع میں جانور ہیں تو ان میں پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ : . جس جانور سے اس حجز کو یا اجزاء کو حاصل کیا گیا تھا اس جانور کا بذاتِ خود شمار شریعہ کی روشنی میں حلال جانوروں یا ماکول اللحم جانوروں میں ہے یا حرام کردہ جانوروں میں ہے؟. اگر حلال یا ماکول اللحم جانوروں میں سے ہے تو کیا اس حجز کو اس جانور کے ایسے اعضاء سے تو نہیں لیا گیا جنہیں شریعہ کی روشنی میں جانور سے زندہ ہونے کی حالت میں جدا کرنے سے منع کیا گیا ہو؟. اگر جانور کو ذبح کیے بغیر اس بجزء کا حصول ممکن نہ ہو تو پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس جانور کو شریعہ کے اصولوں کے مطابق ذبح کیا گیا تھا یا نہیں؟. پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس حجز کو قابل استعمال بنانے کے لیے اس کے ساتھ کسی مزید ایسے تجزیا اجزاء کا تلوث تو نہیں کیا جاتا جو شریعہ کی روشنی میں ممنوع ہو؟

یہ سب معلومات صرف مکمل طور پر ان اجزاء کے حصول کے لیے ذرائع استعمال کرنے والے صانعین سے ہی مل سکے سکتی ہیں۔اور ان معلومات کے حصول میں معاونت صرف اشیاء بنانے والے ایسے صانعین ہی لی سکتے ہیں جو ان اجزاء کو اپنی مصنوعات میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ ان اجزاء کے صارفین یا کسٹمر ہوتے ہیں۔اس لیے اجزاء کے حاصلین یا صانعین کی وہ مجبوری ہوتے ہیں۔یا. کسی لیبارٹری کے ذریعے یہ تو معلوم کیا جاسکتا ہے کہ فلاں بجز کا سورس یا ذریعہ کوئی نباتات معدنیات حیوانات ہے یا مصنوعی ہے۔اور اگر حیوانات میں سے ہے تو کون سا حیوان یا جانور ہے۔لیکن لیبارٹری میں ٹیسٹ کے ذریعہ سے یہ جاننا ابھی تک ناممکن ہے کہ حلال جانور کا ذبیحہ شرعی تھا یا غیر شرعی؟ اس لیے اس سلسلے میں صانعین اجزاء پر ہی انحصار کیا جاتا ہے اور ان سے حاصل کی گئی معلومات یا پھر حلال سرٹیفیکیٹس پر اعتماد کرتے ہوئے ان اجزاء کی حلت و حرمت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔[15]

حلال سرٹیفکیشن کی شرعی حیثیت

احکام شریعت کا تعلق مسلمان کے ظاہر اور باطن دونوں سے ہے ظاہر کیساتھ جن احکام کا تعلق ہے وہ عدالت کے ذریعے قابل تعمیل ہیں۔اس کے برعکس جن احکامات کا تعلق انسان کے باطن اور قلب وضمیر سے ہے وہ تعداد میں بھی زیادہ،اہمیت میں مقدم اور شریعت کا براہ راست اور مستقل مقصود ہیں۔ اس کی تعبیر اس طرح سے کی جاسکتی ہے کہ ہر حکم شرعی کا اولین مخاطب قلب وضمیر ہے جس کی وجہ سے ہر مسلمان شریعت کا مکلف رہتا ہے۔ غذائی مصنوعات میں بھی حلال وحرام کا اصلا تعلق انسان کے قلب وضمیر سے ہے اس لیے قانون کی عدم موجودگی میں حلال وحرام کی تمیز رکھنی چاہیے۔کیونکہ قانون سے پہلے وہ قلب وضمیر کا پابند ہے۔

---

[15] http://www.suffahpk.com/e-numbers-ya-e-codes-ki-arorat-ehmiyat

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

فقہاء بھی اس موضوع کو دیانات میں شمار کرتے ہیں لہذا ایک مسلمان ملک میں اصولا غذائی مصنوعات کی حلال سرٹیفکیشن کی ضرورت نہیں پڑنی چاہیے۔ کیونکہ قلب و قلب وضمیر کی صورت میں ایک داخلی محرک موجود ہے۔ یہی ایک مثالی معاشرے کی تصویر ہے مگر آج معاشرہ جس نہج پر ہے اس میں دیانت کمزور پڑ چکی ہے لہذا شریعت کا حسن ہے کہ وہ ایسے حالات میں خارجی عوامل کو حرکت میں لاتی ہے۔[16]

کائنات میں پائی جانے والی چیزوں کی اصل:

اس مسئلے میں اصول فقہ میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے اس کے بارے میں تین مختلف موقف اختیار کیے گئے ہیں

1 الاصل في الاشياء الاباحة

اشیاء کی اصل حلال اور مباح ہے اور حرام ہونے کے لئے شرعی دلیل کی ضرورت ہے

2 الاصل في الاشياء الحرمة

اشیاء کی اصل حرام ہے۔ حلال ہونے کی شرعی دلیل کی ضرورت ہے

3 الاصل في الاشياء التوقف

کائنات میں پائی جانے والی چیزوں کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے گا، یعنی شرعی دلیل کے بغیر حلت وحرمت کا حکم نہیں لگایا جائے گا

فقہاء وعلمائے کرام کا منہج

تمام فقہاء کرام کے نزدیک کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلا حلال اور مباح ہیں اور کسی چیز کے حرام ہونے کے لئے شرعی دلیل وثبوت کی ضرورت ہے۔

دلائل

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا [17]

حدیث

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ " [18]

أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالُهُ ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ ، وَمَا سَكَتَ عَنهُ فَهُوَ عَفُوٌّ ، فَاقْبَلُوا مِنَ اللهِ عَافِيَتَهُ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًا) [19]

اجماع

---

16 شعیب عالم، مفتی، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، 2015، تفہیم اسلام ص 22:11

17 البقرہ 29

18 الاعراف 32

19 الاعراف

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

کائنات میں پائی جانے والی تمام چیزیں اصلا مباح ہے اس پر پوری امت کا اجماع ہے علامہ ابن تیمیہ نے فتاوی ابن تیمیہ میں اس کا قول نقل کیا ہے[20] کائنات میں پائی جانے والی جو چیزیں اصلا حرام ہے۔[21] ماکولات، مشروبات، ادویات کا سمیٹکس سے متعلق تمام اشیاء اصلا مباح ہیں اس کے علاوہ کچھ چیزوں کی اصل حرام ہے۔

Meat گوشت

فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ گوشت کے علاوہ باقی تمام اشیاء اصلا حلال ہیں ان بے حرام ہونے کے لیے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ اس کے برعکس گوشت اصلا حرام ہے اس کے حلال ہونے کے لئے حلال ذبیحہ کی شرعی شرائط پوری کرنا ضروری ہے۔اس کے لئے سب سے بنیادی دلیل حضرت عدی بن حاتم سے مروی صحیح بخاری کی حدیث ہے:

سأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم قُلتُ: إنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بهذه الكِلابِ فقَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ المُعَلَّمَةَ، وذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلِّ ما أَمْسَكْنَ عَلَيْكُم وَإِنْ قَتَلْنَ. إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الكَلْبُ. فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ. وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ من غيرها فلا تأكل[22]

Abominable خبیث اشیاء

خبیث ومستقذر چیزیں اصلا حرام ہیں۔جو کہ خلاف طبیعت ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ[23]

Harmful things مضر اشیاء

نقصان دہ چیزیں، مثلا زہر سمیت تمام مضر ومہلک چیزیں اصلا حرام ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم قَالَ لَأَضَرَرَ وَلَا صِرَارَ مَنْ ضَارٌ ضَارَهُ اللَّهُ وَمَنْ شَاقَ شَقَ اللهُ عَلَيْهِ[24]

Intoxicants مسکر اشیاء

تمام نشہ آور چیزیں اصلا حرام ہیں مثلا شراب یا تمام نشہ آور اشیاء، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:کل مسکر حرام فما السكر فهو حرام"

Impurity نجس اور ناپاک چیزیں

---

[22] صحیح بخاری 87:7

[23] المائدہ 4

[24] المستدرک علی الصحیحین 224:2

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

تمام نجس وناپاک چیزیں اصلا حرام ہیں مثلا خون پیشاب پاخانہ وغیرہ

قُلْ لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[25]

احترام انسانیتHuman Dignity

انسانی جسم کے کسی بھی جزکا استعمال انسانی احترام کی وجہ سے حرام ہے۔، قاموس الفقہ میں ہے

اجمع الفقہاء علی حرمة اکل لحم الانسان [26]

حرمت کے شرعی قواعد وضوابط

کسی چیز کو حرام قرار دینے کے شرعی اصول وضوابط کی دو اقسام ہیں

1. منصوص حلال وحرام
2. 2مستنبط اصول وضوابط

منصوص حلال وحرام

ایک قسم وہ ہے جن کا نام لے کر شریعت نے حرام قرار دیا مثلا خنزیر، مردار، شراب، دم مسفوح، اور غیر اللہ کے نام ذبح کیے جانے والے جانور وغیرہ، ایسی چیزوں کو فن اصول فقہ میں حرام لذاتہ کہتے ہیں۔یعنی جو بذات خود شریعت کی نظر میں اصلا حرام ہوں۔

مستنبط اصول وضوابط

حرام وناجائز اشیاء کی دوسری قسم وہ ہے جن کے بارے میں شریعت کی کوئی واضح دلیل تو موجود نہ ہو مگر ان کے بارے میں شریعت نے کچھ اصول وضوابط بتادیے ہوں کہ جو چیز ان میں سے کسی اصول وضابطے کے تحت آئے گی وہ ناجائز وحرام کہلائے گی۔ایسی چیزوں کو فن اصول فقہ میں حرام لغیرہ کہتے ہیں۔[27]

شرعی طور پر اشیاء کی اقسام

1 حلال بین Clear Halaal

2 حرام بین Clear Haram

3 مشتبہات Doubtful

---

[25] انعام 145

[26] قاموس الفقہ 1478

[27] سید عارف علی شاہ، مفتی، حلال سرٹیفکیشن HSCP، نومبر 2015 ص 110

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2
2024

امام ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے مشتبہات کی بہت احسن تقسیم کی ہے

1. وہ مشتبہات جن سے بچنا فرض اور واجب ہے Oblogatory
2. وہ مشتبہات جن سے بچنا مستحب ہے Desirable
3. وہ مشتبہات جن کا اعتبار نہیں اور ان سے بچنے کی کوشش کرنا غلو فی الدین ہے۔

حلال سرٹیفکیشن شرعی دائرہ

ماکولات مشروبات ادویات اور کاسمیٹکس سے متعلق حلال انڈسٹری کی ہر وہ چیز جو انسانی جسم کے داخلی اور خارجی استعمال میں آتی ہوں اور وہ چیز ان اشیاء میں سے نہ ہوں جو اصلا حلال ہیں یا وہ چیز اصلا تو حلال ہو لیکن اپنی اصلی حالت میں استعمال نہ ہوتی ہو بلکہ اس کے ساتھ اور بھی چیزیں ملا دی جاتی ہوں اور یہ اضافی چیزیں یقین یا غالب گمان کے درجے میں حرام یا قوی درجے کے مشکوک ہو تو ایسی تمام اشیاء کی حلال سرٹیفکیشن ضروری ہے بشرطیکہ سرٹیفکیٹ کے علاوہ مسلمان کے پاس حلال کے اطمینان کے حصول کے لیے کوئی اور قابل اعتماد ذرائع نہ ہو۔

PSQAC کے نظام سرٹیفکیشن کا دائرہ کار

PSQAC کے نظام سرٹیفکیشن سینٹر فی الحال مندرجہ ذیل مقبول معیارات پر سرٹیفکیشن دے رہا ہے۔

کوالٹی مینجمنٹ سسٹم

ISO 9001

ماحولیاتی مینجمنٹ سسٹم

ISO 14001

فوڈ سیفٹی مینجمنٹ سسٹ

ISO 22000

سرٹیفکیشن کے فوائد (خوبیاں وخامیاں)

مصنوعات اور سروس کے معیار کو بہتر بنانا تاکہ چیز سرٹیفائیڈ ہو سکے۔

گاہکوں کا اطمینان حاصل کرنا۔

کمپنی کے اعتماد میں اضافہ۔

آپریشنل سرکارکردگی کو بہتر سے بہترین بنانا۔

کمپنی کا مثبت امیج قائم ہوتا ہے۔

تجارتی فوائد حاصل کرنے کے لئے زیادہ کاروبار کے مواقع حاصل ہوتے ہیں اور کاروباری حجم میں اضافہ ہوتا ہے

خلاصہ بحث

شریعت مطہرہ میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی جو اہمیت ہے اس کے پیش نظر ہمارا دینی فرض ہے کہ ہم جو بھی چیز استعمال کر رہے ہیں ہیں اس میں حلال اور حرام کی تحقیق کریں۔ ماضی قریب میں جب تک مسلمان اپنی تیار کردہ خالص دیسی چیزیں استعمال کرتے تھے اس وقت تک حلال و حرام کے حوالے سے کوئی خاص مسئلہ نہیں تھا۔ بعد میں غذائی علوم کی بے انتہا ترقی کی وجہ سے اس میدان میں بھی انقلاب آیا۔ استعمال ہوتے ہیں مصنوعات بنانے والوں میں مسلم اور غیر مسلم ہر طرح کے لوگ شامل ہیں بلکہ حلال انڈسٹری میں غیر مسلم سان کا حصہ زیادہ ہے جبکہ مسلمان کسی فرق کے بغیر کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں ہیں گل بلائزیشن یا دنیا کو گلوبل ولیج بننے کے بعد سے چونکہ پوری دنیا ایک گاؤں کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور دنیا کے ایک کونے میں تیار ہونے والی چیز مختصر عرصے میں دوسرے کونے تک آرام سے پہنچ جاتی ہے مرزائی علوم کی ترقی کی وجہ سے غائب شدہ مصنوعات کو مہینوں تک محفوظ رکھا جاتا ہے ان اشیاء کی انداز میں کی جاتی ہے کہ لوگ حلال اور حرام کی تمیز کیے بغیر یہ درآمد شدہ اشیاء استعمال کرنے کو ترجیح دیتے ہیں عصر حاضر میں فوڈ سائنس کی بے پناہ ترقی کی وجہ سے جہاں ایک طرف کھانے پینے وغیرہ کی اشیاء سے متعلق حلال سرٹیفیکیشن ضروری ہے وہ از منہ حلال سرٹیفکیشن اور اس حوالے سے مختلف قسم کی معیارات سازی کا کام اور خدمات کی فراہمی کا ایک باقاعدہ بزنس کی شکل میں اختیار کر گیا ہے جس کی وجہ سے نیشنل کمپنیوں نے بھی حلال سرٹیفیکیشن نے کام شروع کیا ہے غیر مسلموں کے پاس ہے اور بظاہر غیر مسلموں کی طرف منسوب ہے کے اجراء کے لئے مسلمان ملازمین کور کھا جاتا ہے حلال کے معاملات میں غیر مسلموں کی طرف سے ممکنہ مداخلت کے حوالے سے ترکی کے شہر استنبول میں دوروزہ اجلاس ہوا جس میں مسلم اور غیر مسلم ممالک سے آئے ہوئے ہلال سے متعلق مختلف اداروں کے نمائندوں نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی کہ لال ایک خالص مذہبی معاملہ ہے اس کی تشریح قانون سازی معیار سازی اور کسی بھی قسم کی سرگرمیاں دینیات اور عبادات سے متعلق ہے جس کے بنیادی شرط ایمان ہے ہیں لہذا غیر مسلم اداروں کی طرف سے حلال سرٹیفیکیشن کا اسلامی اصولوں سے کالعدم ہے اور وہ کسی بھی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔

مصادر و مراجع

* القرآن
* ابراہیم مصطفی، احمد الزیات، حامد عبد القادر، محمد النجار، المعجم الوسیط، باب الحاء، دار الدعوۃ الاسکندریۃ
* خالد سیف اللہ رحمانی، اسلام میں حلال و حرام، زم زم پبلشر، 2004ء
* ڈاکٹر زیڈ ای آر آزاد، حلال سرٹیفکیٹ کیسے حاصل کی جائے؟، ایفا پبلیکیشنز
* سید عارف علی شاہ، مفتی، حلال سرٹیفکیشن HSCP، نومبر 2015
* شعبہ شرعی تحقیق حلال فاؤنڈیشن، مشہور ای نمبرز اور ان کی شرعی حیثیت، حلال فاؤنڈیشن، سان م
* شعیب عالم، مفتی، حلال سرٹیفیکیشن شریعت کی روشنی میں، 2015، تفہیم اسلام
* عارف علی شاہ، سید، مفتی، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، ادارہ النور، 2015ء
* مفتی شعیب عالم، حلال و حرام (چند اہم مباحث)، مکتبۃ السنان کراچی، 2018
* مفتی عارف علی شاہ، حلال سرٹیفکیشن شریعت کی روشنی میں، سنہا حلال ایسوسی ایٹ پاکستان، 2017ء
* یوسف القرضاوی، اسلام میں حلال و حرام، شمس پیرزادہ، ادارہ اشاعت الاسلام، 1981ء
* ehmiyat-arorat-ki-codes-e-ya-numbers-http://www.suffahpk.com/e
* https://www.vegsoc.org/Enumberss